یہ سوال ایسا ہے کہ تخصص کسی عالم کے حوالے کیا جائے۔ دار الافتاء کا کوئی ذمہ دار مفتی یا نائب مفتی جواب لکھیں جس میں لفظ "سیکولر" کی تحقیق بھی ہو اور حتی الامکان جواب مختصر ہو

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین بیچ اس مسئلہ کے

اسلام علیکم!

مسمی ڈاکٹر محمد اجمل نیازی جو کہ نوائے وقت میں کالم لکھتا ہے۔اس نے 04 اپریل 2013 کو ایک کالم بعنوان نجم سیٹھی اور خاتون صحافی امنے سامنے میں گستاخانہ الفاظ تحریر کیے۔اسی موصوف نے ایک اپنی کتاب مندر میں محراب کے صفحہ نمبر 154,155 پر بھی اللہ تعالی اور حضورﷺ اس کے بعد تمام مسلمان اولیاء اور صوفی شعراء اور مذہبی پیشوا سیکولر تھے۔ان کے دونوں کالموں میں توہین آمیز گستاخاناں تحریریں ملاحظہ فرمائیں۔

ڈاکٹر اجمل نیازی اپنی کالموں میں لکھا ہے۔کہ میرے خیال میں محمد الرسولﷺ سے زیادہ سیکولر کون ہے۔؟ لفظ سیکولر کا معنی کسی بھی ڈکشنری میں لادینی یا دین سے خالی ہے۔اس طرح الزام علیہ نے نبی پاکﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کیا ہے۔سائل کی مزید تحقیق پر معلوم ہوا کہ الزام علیہ قبل ازیں بھی ایسی ناپاک جسارتیں کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرتا چلا آ رہا ہے۔جن میں سے چند ایک کے حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

الزام علیہ اپنی کتاب مندر میں محراب کے صفحات نمبر 154,155 پر لکھتا ہے کہ:

خدا سے بڑا سیکولر کون ہوگا۔محمدﷺ سے بڑا سیکولر لیڈر تاریخ انسانی نے کہیں نہیں دیکھا۔اس کے بعد مسلمان اولیاء اور صوفی شعراء بھی سیکولر تھے۔سارے مذہبی پیشوا بھی سیکولر تھے۔

اسی طرح الزام علیہ نے کالم بعنوان میں کہا کہ شہید بشپ جان جوزف نے حق کے لیے جان دی روزنامہ دن لاہور مورخہ 01/06/2013 میں لکھا کہ تحفظ ناموس رسالت کا قانون ایک غیر ضروری قانون ہے اور اس قانون کے خلاف احتجاجاً خودکشی کر کے حرام موت مرنے والے بشپ جان جوزف کو شہید قرار دیا ہے۔اللہ تعالیٰ اور حضورﷺ کے بارے میں سیکولر جیسے الفاز کا استعمال کیے ہیں۔اور توہین رسالت کے قانون کو غیر ضروری قرار دیا ہے۔یہ آئین اور قانون کی خلاف ورزی ہے۔غیر مسلم بشپ جان جوزف کو شہید قرار دے کر بھی قرآن اور سنت کی خلاف ورزی کی ہے۔مسلمان اولیاء اور صوفی شعراء اور مذہبی پیشواؤں کو سیکولر کہہ کر تمام مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔

قرآن اور سنت کی روشنی میں محمد اجمل خان نیازی کی گستاخانہ تحریروں کے بارے میں قرآن وسنت کی روشنی میں فتویٰ صادر فرمایا جائے۔ڈاکٹر محمد اجمل نیازی کے کالموں کی فوٹو کاپی سوالنامہ کے ساتھ لف ہے۔

دار الافتاء

عرضے

اللہ دتہ مجاہد خادم ختم نبوت مجاہد کلاتھ ہاؤس نیا بازار قصور

0253

۳/۱

35284
227

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

حضرت مفتی صاحب کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ / ہتک آمیز عبارت برخلاف حضرت محمد ﷺ منجانب: ڈاکٹر محمد اجمل نیازی کالم نگار روزنامہ نوائے وقت لاہور بعنوان "بے نیازیاں" (نجم سیٹھی اور خاتون صحافی آمنے سامنے) مورخہ 09 اپریل 2013ء بروز منگل جس میں یہ لکھا ہے۔

" آدمی اپنی معاشرت اپنے کلچر اپنی روایات کے ساتھ جڑا رہ کر بھی نئے زمانے میں گذر بسر کرسکتا ہے میرے خیال میں محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بڑا اسیکولر کون ہے "

س: کیا یہ عبارت / کہنا / تحریر کہ آپ محمد ﷺ سے بڑا اسیکولر کون ہے، توہین رسالت ﷺ کے زمرے میں آتا ہے یا نہیں؟ اور قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی سزا کیا ہے؟

س: کیا ایسا شخص جو مذکورہ بالا تحریر لکھے، اور اُس پر یقین رکھے اس کے ایمان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

س: اور ایسے شخص کی معاونت کرنے، حمایت کرنے والوں کے بارے میں شرعی حکم سے آگاہ کریں۔

سائل: محمد فاروق آزاد
حیدرآباد
0312-6806804

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۶۸/۱۹۲۰

بعدالت جناب جوڈیشل مجسٹریٹ تھانہ اسلام پورہ، لاہور

استغاثہ نمبر__________/2013

مظہر حسین اشرف ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ولد محمد اشرف

B-10 منور چیمبرز، 1 مزنگ روڈ، لاہور۔

-----**مستغیث**

بنام

ڈاکٹر محمد اجمل نیازی ولد کرم داد خان

ساکن D-6 وحدت کالونی لاہور۔

-----**الزام علیہ**

استغاثہ زیر دفعہ 200 ضابطہ فوجداری،

جرم زیر دفعہ C-295 تعزیرات پاکستان

جناب عالی!

مستغیث حسب ذیل عرض پرداز ہے۔

1 یہ کہ مستغیث پیشہ وکالت سے منسلک ہے اور لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کا لائف ممبر ہے۔ مورخہ 09.04.13 بوقت قریب 9.00 بجے صبح کو سیشن کورٹ لاہور کی لائبریری میں اپنے دیگر ساتھی وکلاء کے ہمراہ اخبارات کا مطالعہ کر رہا تھا اور روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ایڈیشن کے مطالعہ کے دوران الزام علیہ کے تحریر کردہ ایک کالم بعنوان "نجم سیٹھی اور خاتون صحافی آمنے سامنے" نظر سے گزرا جس میں الزام علیہ نے تحریر کیا کہ "میرے خیال میں محمد ﷺ سے زیادہ بڑا سیکولر کون ہے"

مستغیث یہ پڑھ کر انتہائی رنجیدہ ہوا اور فوری طور پر لفظ " سیکولر " کا معنی مختلف ڈکشنریوں میں تلاش کیا تو اس کا مطلب " لادینی " یا " دین سے خالی " ملا اس طرح الزام علیہ نے نبی ﷺ کی شان اقدس میں سنگین گستاخی کا ارتکاب کر کے نہ صرف مستغیث بلکہ تمام مسلمانوں کے مذہبی جذبات و احساسات کو دانستہ طور پر مجروح کیا۔ (نقل کالم مذکورہ بالا لف ہے)۔

2 یہ کہ مستغیث کی مزید تحقیق پر یہ بات سامنے آئی کہ الزام علیہ ایسی گستاخانہ عبارات لکھنے کا پرانا عادی مجرم ہے۔ الزام علیہ کی گستاخانہ تحریروں میں سے چند ایک برائے ملاحظہ درج ذیل ہے :۔

الزام علیہ اپنی خود تصنیف شدہ کتاب بعنوان " مندر میں محراب " کے صفحات نمبر 154، 155 پر لکھتا ہے کہ : " خدا سے بڑا سیکولر کون ہوگا " " محمد ﷺ سے بڑا سیکولر لیڈر تاریخ انسانی نے کہیں نہیں دیکھا۔ اس کے بعد سارے مسلم اولیاء اور صوفی شعراء سیکولر تھے۔ سارے مذہبی پیشوا سیکولر تھے۔ " (نقول مذکورہ صفحات لف ہیں)

دارالافتاء ١٧٢٠/٦٨

اسی طرح الزام علیہ نے اپنے ایک کالم بعنوان " شہید بشپ جان جوزف نے حق کے لئے جان دی " روزنامہ دن لاہور مورخہ 01.06.2003 میں لکھا کہ تحفظ ناموس رسالت کا قانون ایک غیر ضروری قانون ہے اور اس قانون کے خلاف احتجاجاً خودکشی کرنے والا بشپ جان جوزف شہید ہے (نقل کالم لف ہے)

3 یہ کہ الزام علیہ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بارے سیکولر کا لفظ لکھ کر توہین اللہ کا ارتکاب کیا ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ، دیگر مذہبی، روحانی اور قومی شخصیات کے بارے میں بھی سیکولر کا لفظ استعمال کر کے ان تمام کی شان میں توہین کا مرتکب ہوا ہے۔ قانون تحفظ ناموس رسالت ﷺ کو ایک غیر ضروری قانون قرار دے کر اور اس قانون کے خلاف احتجاجاً خودکشی کر کے حرام موت مرنے والے کو شہید قرار دیکر شریعت اسلامیہ، آئین پاکستان اور قانون پاکستان سے بغاوت کی ہے اور الزام علیہ فساد فی الارض کا بھی مرتکب ہوا ہے۔

4 یہ کہ الزام علیہ کی ان تحریروں کے بارے مذہبی سکالرز سے بھی رائے لی گئی جنھوں نے متفقہ طور پر الزام علیہ کو قابل گرفت اور گستاخ رسول قرار دیا۔ تمام مسلمانوں میں الزام علیہ کے

خلاف شدید نفرت اور اشتعال پایا جاتا ہے اگر اسے فوری قانونی کاروائی کر کے سخت سزا نہ دی گئی تو امن وامان کا مسئلہ پیدا ہونے کا قوی امکان ہے۔

5 یہ کہ الزام علیہ کسی لادین اور دشمن اسلام و پاکستان لابی کا ایجنٹ اور آلہ کار معلوم ہوتا ہے جو ایک اسلامی نظریاتی مملکت میں سیکولرازم / لادینیت کو فروغ دے رہا ہے اور قانون تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی منسوخی کا بھی طلب گار ہے۔ الزام علیہ کے خلاف تھانہ اسلام پورہ لاہور میں اندراج مقدمہ کی درخواست دائر کی گئی تھی۔ جو بے سود رہی۔ جس کی وجہ سے استغاثہ ہذا دائر کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

آندریں حالات استدعا ہے کہ الزام علیہ کو استغاثہ ہذا میں طلب فرما کر حسب ضابطہ سماعت کر کے جرم زیر دفعہ 295-C تعزیرات پاکستان کے تحت سزا دی جائے۔

مزید استدعا ہے کہ تمام دوسرے مجرمان جو اس جرم کے ارتکاب میں بلا واسطہ یا بالواسطہ معاونت کے مرتکب ہوئے ہیں ان کو بھی طلب فرما کر بمطابق قانون کاروائی کر کے سزا دی جائے۔

مستـــــــــــغیـــــــــــث

بذریعہ

بیرسٹر خواجہ ابرار مجال

بار ایٹ لاء، ایل ایل ایم (لندن)

ایڈووکیٹ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

غلام مصطفٰے چوہدری

ایڈووکیٹ ھائی کورٹ

چوہدری خالد محمود

ایڈووکیٹ ھائی کورٹ

بعدالت جناب جوڈیشل مجسٹریٹ تھانہ اسلام پورہ، لاہور

استغاثہ نمبر__________/2013

مظہر حسنین اشرف ایڈووکیٹ ہائی کورٹ بنام ڈاکٹر محمد اجمل نیازی

استغاثہ زیر دفعہ 200 مجموعہ ضابطہ فوجداری

(جرم زیر دفعہ C-295 تعزیرات پاکستان)

فہرست گواہان استغاثہ

1 مقبول احمد چوہدری ایڈووکیٹ ھائی کورٹ
اسامہ چیمبرز 6 فین روڈ لاہور۔

2 عامر علی چوہدری ایڈووکیٹ ھائی کورٹ
002 لائیرز چیمبرز ضلع کچہری لاہور

3 خواجہ محمد قاسم ایڈووکیٹ ھائی کورٹ
002 لائیرز چیمبرز ضلع کچہری لاہور

4 مستغیث بطور گواہ خود

تمام گواہان استغاثہ کی کہانی کو زبانی و دستاویزی شہادت سے ثابت کریں گے۔

مستغیث

بذریعہ

کونسل

0258

(5)

A

بخدمت جناب ایس۔ایچ۔او صاحب تھانہ اسلام پورہ، لاہور

دار الافتاء ۶۸/۱۶۲۰

درخواست برائے اندراج مقدمہ برخلاف اجمل نیازی

کالم نگار روزنامہ ''نوائے وقت لاہور'' 4 شارع فاطمہ جناح، لاہور

جناب عالی!

گزارش ہے کہ سائل ہمراہ دیگر وکلاء صاحبان مورخہ 09.04.2013 بروز منگل کو بوقت 9 بجے صبح سیشن کورٹ لاہور لائبریری میں اخبار روزنامہ ''نوائے وقت'' کا مطالعہ کر رہا تھا، جس میں ایک کالم بعنوان ''نجم سیٹھی اور خاتون صحافی آمنے سامنے'' میں ڈاکٹر اجمل نیازی نے تحریر کیا ہے کہ

''میرے خیال میں محمد الرسول اللہ ﷺ سے زیادہ بڑا سیکولر کون ہے؟'' لفظ سیکولر کا معنی کسی بھی ڈکشنری میں ''لادینی یا دین سے خالی'' ہے۔اس طرح الزام علیہ نے نبی پاک ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کیا ہے۔سائل کی مزید تحقیق پر معلوم ہوا کہ الزام علیہ قبل ازیں بھی ایسی ناپاک جسارتیں کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرتا چلا آرہا ہے۔جن میں سے چند ایک کے حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

> الزام علیہ اپنی کتاب ''مندر میں محراب'' کے صفحات نمبر 254،255 پر لکھتا ہے کہ:
> ''خدا سے بڑا سیکولر کون ہوگا''، ''محمد ﷺ سے بڑا سیکولر لیڈر تاریخ انسانی نے کہیں نہیں دیکھا۔اس کے بعد مسلمان اولیاء اور صوفی شعراء بھی سیکولر تھے۔سارے مذہبی پیشوا سیکولر تھے''۔
>
> اسی طرح الزام علیہ نے کالم بعنوان ''شہید بشپ جان جوزف نے حق کے لیے جان دی'' روزنامہ دن لاہور مورخہ 01-6-2003ء میں لکھا کہ تحفظ ناموسِ رسالت کا قانون ایک غیر ضروری قانون ہے اور اس قانون کے خلاف احتجاجاً خودکشی کر کے حرام موت مرنے والے بشپ جان جوزف کو شہید قرار دیا ہے۔

الزام علیہ نے نہ صرف من سائل بلکہ تمام مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بارے میں بھی سیکولر جیسے الفاظ کا استعمال کر کے توہین اللہ کا مرتکب ہوا ہے۔ آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے توہین رسالت ﷺ جیسے قانون کو غیر ضروری قرار دیا۔ اس طرح الزام علیہ فساد فی الارض کا بھی مرتکب ہوا۔ نبی پاک ﷺ اور دیگر مذہبی، روحانی اور قومی شخصیات کے بارے میں بھی ایسے الفاظ تحریر کیے ہیں جس سے ان تمام کی شان میں گستاخی کا مرتکب پایا جاتا ہے۔

الزام علیہ کی ان تحریروں کے بارے میں سائل نے مذہبی سکالرز سے بھی رائے لی ہے جو کہ متفقہ طور پر الزام علیہ کو قابل گرفت اور گستاخی کا مرتکب قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں میں الزام علیہ کے خلاف شدید اشتعال اور نفرت پائی جاتی ہے۔ اگر اس کے خلاف فوری کارروائی کر کے اسے سزا بمطابق قانون نہ دی گئی تو امن وامان کا مسئلہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔

الزام علیہ اجمل نیازی گستاخانہ تحریریں لکھنے کا عادی مجرم ہے۔ اور قوی امکان ہے کہ یہ کسی لادین اور دشمن اسلام لابی کا ایجنٹ اور آلہ کار ہے۔ جو ایک اسلامی مملکت میں سیکولرزم / لادینیت کو فروغ دے رہا ہے۔ لہذا مہربانی فرما کر الزام علیہ اور اس کے شریک جرم تمام افراد کے خلاف فوری مقدمہ درج فرما کر قرار واقعی سزا دلوائی جائے۔

المعارض

دار الافتاء ٦٨/١٦٢

02/6/13

مظہر حسین اشرف

ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

(10-B) منور چیمبرز، مزنگ روڈ، لاہور

فون نمبر:- 0300-8872941

روزنامہ نوائے وقت لاہور (3) 9 اپریل 2013ء

نجم سیٹھی اور خاتون صحافی آمنے سامنے

مجھے ایک صحافی خاتون کی ادائے دلبرانہ اور دلیرانہ نے بہت متاثر کیا۔ نگران وزیر اعلیٰ نجم سیٹھی کے ساتھ ہماری ایک صحافی خاتون نے ہاتھ ملانے سے انکار کر دیا ہے۔ ایک کولیگ صحافی رپورٹر برادرم ضیاء تنولی نے ایک خصوصی خبر میں بتایا کہ ایک صحافی خاتون کی طرف نجم سیٹھی نے ہاتھ بڑھایا مگر اس نے بڑی بے نیازی سے انہیں نظر انداز کر دیا۔ اس کے باوجود سیٹھی صاحب کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کوئی موقع اپنے آپ کو سیکولر ثابت کرنے کے لئے ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اسی لہر میں خاتون سے ہاتھ ملانے کی کوشش کی۔ میں خاتون سے ہاتھ ملانے کو برا نہیں سمجھتا۔ میرا خیال ہے کہ خاتون اگر ہاتھ ملائے تو پھر آداب کا تقاضا ہے کہ آدمی ضرور اس سے ہاتھ ملائے اور اگر مرد ہاتھ آگے کرے اور خاتون ہاتھ نہ ملائے تو یہ خلاف آداب بات نہیں ہے۔ مرد کے ہاتھ بڑھانے کے بعد اگر عورت لفٹ نہ کرائے تو یہ ایسے ہی ہے کہ کسی نے اپنا ہاتھ پھیلایا ہو اور اسے خیرات نہ ملی ہو۔ یہ ہمارا کلچر ہے۔ خواتین جو ابھی اتنی ایڈوانس نہیں ہوئیں وہ اپنی روایات کی پابند رہتی ہیں۔ بڑی بڑی محفلوں میں ایڈوانس عورتیں بھی مردوں سے ہاتھ ملانے سے گریز کرتی ہیں۔ مہذب اور عقلمند لوگ عورتوں سے پہلی ملاقات میں اتنے بے تکلف نہیں ہوتے ورنہ بے عزتی کا خطرہ ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں عورت کی ایک شخصیت ہے وہ ترقی یافتہ اور امیر کبیر ہونے کے باوجود خاص حد تک اپنے آپ میں رہتی ہیں۔ عورت کی عزت بھی ہمارے روزمرہ معاملات میں شامل ہے جبکہ کچھ عورتیں ہیں کہ ان کی عزت کی جائے تو وہ ناراض ہو جاتی ہیں۔ نجم صاحب بھی شاید ایسی محفلوں کے عادی ہیں جہاں عورتیں مردوں سے بھی زیادہ بے تکلفی کا مظاہرہ کرنے میں پہل کرتی ہیں۔ نجم صاحب کو ابھی پوری طرح یقین نہیں ہو رہا کہ وہ وزیر اعلیٰ بن گئے ہیں۔

میں نے ضیاء تنولی سے بات کرنا صحافیانہ دیانت کے مطابق سمجھا۔ ان کا نمبر میں نے اپنے دوست الیاس سے لیا۔ وہاں سینئر صحافی برادرم خالد قیوم بھی موجود تھے۔ ضیاء بھائی نے بتایا کہ میں اس خاتون کے ساتھ کھڑا تھا۔ میں اسے جانتا نہیں۔ نجم صاحب کے ہاتھ بڑھانے کے باوجود اس نے انکار کیا کہ یہ اس کی نسوانی غیرت کے خلاف تھا۔ اس کے باوجود نجم صاحب کچھ دیر کے لئے دم بخود کھڑے رہے اور کہا کہ آپ مجھ سے ہاتھ نہیں ملائیں گی۔ اس نے بڑی بے نیازی اور دلیری سے کہا کہ نہیں۔ میں آپ سے ہاتھ نہیں ملاؤں گی تو پھر نجم صاحب جھینپ گئے۔ یہ الفاظ ضیاء تنولی کی طرف سے اخبار میں ہیں۔ میرے ساتھ گفتگو میں ضیاء نے کہا کہ نجم صاحب شرمندہ ہوئے اور گھبرا گئے۔ میرا خیال ہے کہ اس جرات مند خاتون نے ایک اعلیٰ خاتون ہونے کا ثبوت دیا۔ میں اسے مشرقی عورت کا طرز عمل نہیں کہوں گا کہ کچھ لوگ مشرقی کے لفظ سے چڑتے ہیں وہ مغربی ہیں مگر مغرب سے مرعوب ہیں۔ خاتون نے کہا کہ وہ کسی مرد سے ہاتھ نہیں ملاتی اور وہ حکمران ہو تو پھر بالکل نہیں ملاتی۔ میں اس خاتون کو سلام کرتا ہوں۔ میں نے ساری پاکستانی عورتوں کی عزت رکھی اور صحافی برادری کی بھی عزت بڑھائی۔ ایک سینئر صحافی دوست نے کہا کہ صحافی برادری کی طرف سے اس خاتون کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنانے چاہئیں مگر وہ عورت اس سے زیادہ احترام کی مستحق ہے۔ اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ اسے کسی انتقام کا نشانہ نہ بنایا جائے۔

ایک بات عظیم خاتون بانو قدسیہ (بانو آپا) کے لئے کہی گئی ہے کہ وہ اندر سے قدیم ہے باہر سے جدید ہے۔ میرے خیال میں ہر اچھی اور سچی عورت کو اسی طرح ہونا چاہئے۔ بانو قدسیہ کی عظمت دیکھیں کہ اسے بڑے چھوٹے بانو آپا کہتے ہیں۔ میرے ایک کالم کا عنوان تھا "اچھی لڑکیو ایک بار بانو آپا سے ضرور ملو۔" میں اس باوقار خاتون سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ بانو آپا سے ضرور ملے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ان سے ملی ہو گی۔ میں جدید ہونے کو ضروری سمجھتا ہوں مگر قدیم ہونا بھی ضروری ہے۔ جدید و قدیم کے امتزاج سے وہ مزاج بنتا ہے جو ہمارے معاشرے کے لوگوں اور عورتوں کے لئے ضروری ہے۔ جدت کے ساتھ روایت کو ساتھ نہیں ملایا جاتا تو کوئی بات ہماری حکایت نہیں بن سکتی۔ ہماری تاریخ کو پرانی حکایتوں سے سجایا جا رہا ہے اور یہ ظلم ہے۔

آدمی اپنی معاشرت اپنے کلچر اپنی روایات کے ساتھ جڑا رہ کر بھی نئے زمانے میں گزر بسر کر سکتا ہے۔ میرے خیال میں محمد الرسول اللہ ﷺ سے زیادہ بڑا سیکولر کون

ہے۔ خاتون کو جو عزت اور جو مقام انہوں نے دیا اس کی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے لئے فرمایا کہ وہ میری محسنہ ہے۔ انہوں نے نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد سب سے زیادہ مشاورت حضرت خدیجہؓ سے کی۔ ہماری پنجابی رہتل بھی عورت کے لئے بڑی عزت مخصوص کرتی ہے۔ مردوں کو اس کا احساس کرنا چاہئے۔

برادرم محترم فاروق الطاف نے ایک محفل میں پوچھا کہ نجم سیٹھی بھارتی اداکارہ اور ڈانسر شلپا سیٹھی کے کیا لگتے ہیں؟ وہاں شاہد رشید، منظور خان اور دوسرے احباب بھی موجود تھے مگر کوئی بھی فوری طور پر اس کا جواب نہ دے سکا۔ جب وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کے خاص بیوروکریٹ میں نرگس سیٹھی بھی شامل تھی تو اس کے لئے بھی میرے دل میں خیال آیا کہ نجم سیٹھی کے ساتھ اس کا کیا رشتہ ہے مگر پھر میں نے یہ خیال دل سے جھٹک دیا کہ نرگس کی تعریف کچھ لوگ کرتے ہیں کہ وہ ایک اہل بیوروکریٹ ہیں۔ ان سے سرسری سی ملاقات میری بھی ہوئی ہے۔ میں اس پر حیران ہوں کہ کیسے ایک اہل بیوروکریٹ کرپٹ اور نااہل وزیراعظم کے ساتھ کام کر سکتا ہے۔ اقبال کا یہ شعر کسی اور معنویت کے ساتھ پڑھا جائے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

پہلے چالیس پچاس دنوں کے نگران وزیر اعلیٰ نے اپنے گھر کو کیمپ آفس میں تبدیل کیا پھر 7- کلب جی او آر ون میں وہ منتقل ہو گئے ہیں۔ ان کا ارادہ کیا ہے اور خواہش بلکہ کوشش کیا ہے۔ کہتے ہیں وزیراعظم سارے صوبوں کے وزرائے اعلیٰ اور نجم سیٹھی صدر زرداری کے آدمی ہیں۔ وزیراعظم اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے لئے نواز شریف نے منظوری دی ہے۔ جمہوریت بچے گی اور تیسری بار وزیراعظم ہونے کی باری بھی نواز شریف کو مل جائے گی مگر یہ لوگ شاید لمبے عرصے کے لئے آئے ہیں۔ ان کے خلاف کوئی تحریک نہ چلانا پڑ جائے۔ مجھے تو لگتا ہے نجم صاحب الیکشن سے زیادہ بسنت منانے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہ بات بہرحال قابل تعریف ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ جگنو محسن کے لئے ن لیگ سے ٹکٹ نہیں مانگا۔ مگر یہ بھی تو دیکھیں کہ ن لیگ انہیں ٹکٹ دینا چاہتی ہے۔ بسنت پر پابندی پنجاب حکومت نے لگائی تھی اور وہ خاموش ہے؟

شہید بشپ جان جوزف نے حق کیلئے جان دی

شہید بشپ آف فیصل آباد ڈاکٹر جان جوزف نے بے گناہ ایوب مسیح پر توہین رسالت کے جھوٹے مقدمے کیلئے غیر منصفانہ فیصلے کیخلاف رد عمل کے طور پر اپنے آپ کو عدالت کے دروازے پر گولی مار لی۔ بے انصاف زندگی کی شرمندگی سے بچنے کیلئے اور زندگی کو درندگی سے بچانے کیلئے یہ ایک عظیم قربانی ہے' جسے کارنامہ کہنا چاہئے۔ انہوں نے ایک غیر ضروری قانون کیخلاف اپنی بیش بہا زندگی قربان کر دی۔ کہتے ہیں کہ خود کشی کرنے والا کیسے شہید ہو سکتا ہے؟ وہ بھی تو اپنی جان قربان کرتا ہے۔ اپنے دل کیلئے اپنے آپ کو ختم کر دیتا ہے' ایسا کتنے لوگ کر سکتے

ڈاکٹر محمد اجمل نیازی
dr_ajmalniazi@hotmail.com

ہیں؟ میدان میں معرکہ آرائی کرنے والوں کو نہیں معلوم ہوتا کہ ہمیں موت بھی آ سکتی ہے؟ توہین رسالت کے حوالے سے جتنے مقدمے بنائے گئے وہ سب جھوٹے تھے۔ ایوب مسیح کو بڑی عدالت نے بری کر کے یہ ثابت کر دیا کہ بشپ جان جوزف سچا ہے اور شہید ہے۔ پہلے تو مسیحی توہین رسالت نہیں کرتے تھے اور اب بھی نہیں کرتے تو پھر کچھ لوگوں نے اپنے مفادات کی خاطر مسیحوں کو ان مقدمات میں پھنسایا جس طرح حدود کے قانون میں لامحدود لاقانونیت برتی جاتی ہے۔

آدمی یا تو قاتل ہوتا ہے یا مقتول' مگر خود کشی کرنے والے میں یہ دونوں کردار ہوتے ہیں۔ وہ قاتل بھی خود ہوتا ہے اور مقتول بھی خود۔ اپنی محبت کی سچائی میں خود کشی کرنے والی ایک بہادر اور خوبصورت لڑکی کیلئے میں نے لکھا تھا:

تو جو قاتل ہے تو مقتول کہوں میں کس کو
تو جو گل چیں ہے تو پھر پھول کہوں میں کس کو

میں خود کشی کی وکالت نہیں کر رہا مگر ان جان دینے والوں کی مذمت بھی نہیں کر سکتا۔ شہید بھٹو کیلئے خود سوزی کرنے والے مسیحوں سے بڑھ کر شہید کون ہوگا۔ خود سوزی تو خود کشی سے بھی آگے کا مقام ہے۔

برادرم زاہد انور دلیرانہ کام دلبرانہ انداز میں کرتا رہتا ہے۔ اس نے شہید بشپ ایوارڈ کی تقریب منعقد کر کے بہت بڑا معرکہ سر کیا ہے۔ وہ لنگڑا کے چلتا ہے مگر اس راستے پر وہ ہم سب سے آگے نکل گیا ہے۔ فادر ندیم کا تعاون اسے ہمیشہ حاصل رہتا ہے۔ ندیم صاحب کو میں بھی فادر ندیم کہتا ہوں تو مجھے بڑا مزا آتا ہے۔ دھیمی شخصیت کے یہ آسودہ مزاج انسان ثابت کر چکے ہیں کہ فادر سے بڑھ کر دوست کوئی نہیں ہوتا۔ فادر ایک رشتہ ہے مگر ایک ذمہ داری بھی ہے۔ عظیم مدر ٹریسا ماں نہیں تھی مگر سب کی ماں کہلائی۔ شہید بشپ جان جوزف کیلئے کہتے ہیں کہ وہ زندہ رہتے تو فادر ٹریسا کہلاتے۔ ندیم کے معانی بھی دوست کے ہیں' ندیم صاحب بشپ آف ملتان اینڈریو فرانسس کو بہت مقام دیتے ہیں۔

غالب ندیم دوست سے آتی ہے بوئے دوست

میں نے چیف جسٹس نسیم حسن شاہ کی موجودگی میں کہا کہ ہماری عدالتی تاریخ میں مسیحی چیف جسٹس کارنیلس سے بڑا اور سچا جج کوئی نہیں۔ جسٹس کیانی کی علمی جرات اور عدالت جذبہ اور طرح کا ہے۔ ان جیسا ایک بھی جج آج نہیں۔ جسٹس کارنیلس تو ایک ہوٹل کے کمرے میں مر گیا اور امر ہو گیا' اس کی نہ جائیداد تھی اور نہ گھر تھا۔ تو آج کل جج کیوں امیر کبیر اور سیاسی' فوجی ہو گئے ہیں؟ ان کے گھر کئی کئی کنالوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کیخلاف پلاٹ کیس ایڈووکیٹ سیف الحق ضیائی کی نگرانی میں بین الاقوامی شہرت (رسوائی) حاصل کر چکا ہے۔ سچ ہے اپنے وطن میں بے وطن ہونا ہر سچے' مخلص اور اہل آدمی کی تقدیر نہیں۔ بشپ جان جوزف نے بھی اپنے وطن میں رہنا قبول نہ کیا۔ آج کی تقریب بہت بھرپور اور خوبصورت تھی۔ شہید بشپ ایوارڈ کئی لوگوں کو دیئے گئے' شہید بشپ کا خون رنگ لا رہا ہے۔ یہاں پاکستان کی سب سے بڑی سیاسی سماجی شخصیت' محبوب اور محترم (شکر ہے کہ وہ بھی ہیں) ملک معراج خالد کو بھی ایوارڈ دیا گیا اور مجھے بھی ملا تو میں نے اپنے آپ کو بہت معزز محسوس کیا۔ فادر ندیم شہزادہ عالم گیر' اکرم گل نے تقریریں کیں اور ایوارڈ لیا۔ عاصمہ جہانگیر نہ تھی مگر اس ایوارڈ کی سب سے زیادہ مستحق تو وہی ہے۔ اس نے فیصل آباد میں شہید بشپ کے جنازے میں جا کے اور پھر پھانسی کے سزاوار قیدی ایوب مسیح کو چھڑا کے وہ کام کیا جو شہید بشپ کے خاک و خون میں تڑپ تڑپ کر خوشبو بن گیا۔ عاصمہ نے بنیادی انسانی حقوق کے حوالے سے بہت معرکہ آرائیاں کی ہیں۔ حاضرین میں سماجی کارکن دل والی خاتون نیمی خان بھی تھی۔ اس کے ساتھ گفتگو کے بعد خیال آیا کہ وہ بھی شہید بشپ ایوارڈ کی مستحق تھی۔ میں تو کہتا ہوں کہ یہاں موجود سارے خواتین و حضرات کو یہ ایوارڈ دیا جاتا۔ نجانے آج جیکولین ٹریسلر کیوں نہ تھی؟

یہ تو ایک سچے اور بڑے' فلاحی اور عوامی آدمی کی عظیم یاد کا تحفہ ہے۔ وہ مسیحی مذہب کے نمائندہ تھے مگر مذاہب میں تفریق کیخلاف تھے۔ انہوں نے بہت فلاحی کام کیے' اپاہج گھر بنوایا' معذور بچوں کیلئے سکول کھولا۔ ان اداروں میں مسلمان اور مسیحی میں کوئی فرق نہ تھا۔ تو پھر مسیحی پاکستانی کم پاکستانی کیوں سمجھا جاتا ہے؟ وہ بہت بڑے پاکستانی ہیں اور یہ سچ ہے۔

پیغمبر عالم رحمت اللعالمین رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیحوں کے ایک وفد سے ملاقات کے بعد ان کو عبادت کیلئے اپنی مسجد نبوی خالی کر دی۔ اب ہم مسیحوں کے گرجا گھر (چرچ) پر کیوں حملہ آور ہوتے ہیں؟ یہ دہشت گرد مسلمان تو نہیں ہوں گے' تو پھر ان کے نام کیوں مسلمانوں والے ہیں؟ رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت یسوع مسیح میرے بھائی ہیں تو ہم مسلمان اور مسیحی آپس میں بھائی بھائی کیوں نہیں بن سکتے؟ یہ ایک اعلیٰ روایت ہے کہ ایک مقتدر مسیحی مذہبی لیڈر نے کسی جان لینا روا نہ سمجھا اور اپنی جان دے دی۔

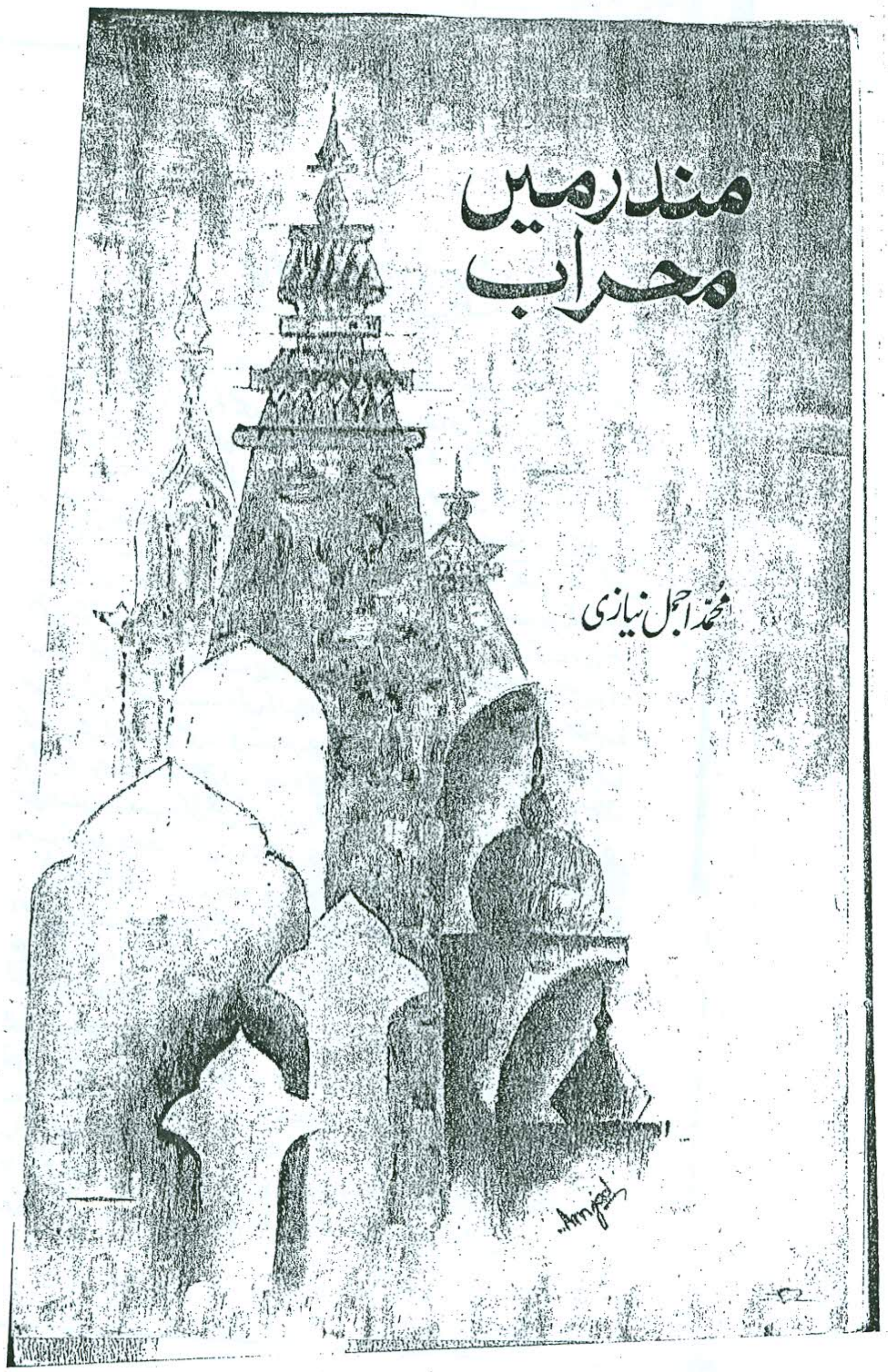

0263

مسلمانوں کی سیکولریت

مسلمان اپنی فطرت اور برتاؤ میں سیکولر مزاج کا ہوتا ہے ہندو کے لہو میں یہ صفت ہی نہیں۔ بھارت
کی حکومت کبھی کسی مسلمان کو نہیں ملے گی۔ ہندو اپنے تئیں یہ افورڈ ہی نہیں کر سکتا۔ میں پورے یقین
سے کہہ رہا ہوں کہ کسی مسلمان، کانگریسی مسلمان کو ہی بھارت کا وزیر اعظم بنا دیا جائے تو ایک آئیڈیل
سیکولر سٹیٹ کا منظر آج کی دنیا دیکھ لے گی۔ مسلمان صوفی روحانی طور پر اس خطے میں بادشاہ رہے ہیں۔
ان کا طرز عمل خاص حدود میں سیکولر تھا۔ رہے مسلمان بادشاہ تو وہ سیکولر طبیعت کے نہ ہوتے تو بھارت میں
ہندو اکثریت میں نہ ہوتے۔ تخت دہلی کے آس پاس تو مسلمان ہی مسلمان ہوتے۔ بھارتی حکومت اقلیتوں
کے بارے میں چاہتی ہے کہ وہ ہندو نہ ہوں، غیر ہندو بھی نہ ہوں۔ آج کل سیاست دان سیکولر ازم اور
اتھی ازم کو گڈمڈ کر رہے ہیں۔ کچھ لوگ سیکولر ازم کو لادینی نظام قرار دے کر اسے قبول کرنے کو تیار نہیں
اور کچھ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک لوگ دین دھرم سے لاتعلق نہ ہو جائیں سیکولر ازم کا منشا پورا نہیں ہوتا۔
اللہ رسول کو نہ ماننا اور بات ہے۔ لوگوں کو اپنے اپنے مذہب رکھنے کا حق دینا اور بات ہے۔ اسلام نے
کہا۔ دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ کسی کے مذہب اور خدا کا برا نہ کہو۔ سب انسان برابر ہیں۔ جس طرح
ہر شخص کو اپنے مذہب کے مطابق زندہ رہنے کا حق ہے۔ اسی طرح ہر ملک کو اپنے دین کے مطابق
زندگی بتانے کی اجازت ہے۔ کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر اپنا مذہب مسلط کیوں کرے۔ کوئی ملک کسی
دوسرے ملک پر اپنا نظام نافذ کرنے کی زبردستی بھی نہ کرے۔

(میں تو کہتا ہوں کہ اسلامی ریاست ہی سیکولر ہوتی ہے۔ ہونی چاہئے۔ مجھے تو سوشلزم والوں پر
اعتراض صرف یہ ہے کہ وہ مذہب خصوصاً دین اسلام کو اپنا پہلا اور بڑا دشمن سمجھتے ہیں۔ ورنہ حکیم الامت
علامہ اقبال نے خدا + سوشلزم = اسلام کہا تھا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ خدا کو نہ ماننے والوں نے زیادہ
تعصب سے زندگی بسر کی۔ خدا سے بڑا سیکولر کون ہو گا۔ خدا کے بندوں کو بھی غیر متعصب ہونا چاہئے۔ خدا
ان کو بھی دیتا ہے۔ بہت دیتا ہے جو اسے نہیں مانتے۔ وہ نہ ماننے والوں کا بھی رب ہے۔ وہ صرف ایک
قوم کا رب نہیں۔ سارے عالموں کا بھی رب ہے۔ جب خدا کو ماننے والوں نے دوسرے مذاہب والوں
سے خود کو برتر سمجھ لیا تو آخیر ہو گئی۔ یہ نہ خدا کا منشا ہے نہ خدا کا پیغام پہنچانے والوں کا۔ اس پیغام کو سمجھنے
اور اس پر عمل کرنے کا اپنا اپنا طریقہ ہے۔ اپنا اپنا رستہ ہے۔ رستے مختلف ہو سکتے ہیں۔ منزل ایک ہے۔
دنیادار کبھی سیکولر نہیں ہو سکتا۔ جب دین دار (مسلمان) ہی سیکولر نہ رہا تو پھر دنیا کو حقیقت کہاں سے
ملے گی۔ سچے مسلمان کی پہچان یہ ہے کہ وہ غیر متعصب اور کشادہ دل ہوتا ہے۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ

تعصب کا نشانہ مسلمانوں کو بنایا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کے رسول انسانوں کے بھی رسول ہیں۔ وہ بڑی وسعتوں، رفعتوں اور رحمتوں والے رسول ہیں۔ انہوں نے اپنے دشمنوں کو بھی دعائیں دیں۔ محمدؐ سے بڑا سیکولر لیڈر تاریخ انسانی نے کہیں نہیں دیکھا۔ اس کے بعد سارے مسلم اولیا اور صوفی شعرا سیکولر تھے۔ سارے مذہبی پیشوا سیکولر تھے۔ بدھ، گرونانک۔ چونکہ سیکولر سے مراد لادینی نہیں۔ لہٰذا کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ اعتراض ان میں سے کچھ کے دلوں میں چھپی اس عفونت پر ہے کہ وہ بہر حال سیکولر سے مراد ایک بے دین ریاست لیتے ہیں۔ بھارت کی بقا بھی سیکولرازم میں ہے۔ ہندو سیاست دان اس معاملے میں مخلص نہیں۔ انہیں خبر نہیں کہ متحدہ بھارت کا خواب موثر اقلیتوں کے کردار میں ہے۔ ہندو مورخ ہندو لیڈر سے مختلف نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ صرف اکبر اعظم ہی سیکولر ذہن کا حکمران تھا۔ حالانکہ اس نے ہندوستانیوں کو اپنا دین (دین الٰہی) دے کر اپنی حکومت پکی کرنا چاہی تھی۔ جسے نہ ہندوؤں نے قبول کیا نہ مسلمانوں نے۔ اس نے اپنے طور پر قوم سے اس کی شناخت چھین لینا چاہی۔ لیکن چونکہ اس نے اسلام سے انحراف کیا اور کچھ ہندو عورتوں سے شادی کر کے ان کا داماد بلکہ گھر داماد بن گیا۔ وہ جس ہندنی سے شادی کرتا۔ اس کا سارا خاندان جہیز کے طور پر محل میں آجاتا۔ اس لئے اسے پسند کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس میرا خیال ہے کہ بابر اور جہانگیر اور دوسرے بادشاہ اکبر سے کہیں سیکولر تھے۔ بلکہ شیر شاہ سوری نے مغل سلطنت میں سے جو تھوڑا سا وقت چھینا تھا بہت رفاہی کام کئے۔ وہ کچھ دیر اور رہتا تو اکبر سے بھی اکبر ہوتا۔ بادشاہ (حکمران) سب کیلئے ہوتا ہے۔ سیکولر ہونا چاہئے اس کو۔ ہر فطری چیز سب کیلئے ہوتی ہے۔ ہوا، دھوپ، چاندنی، آسمان، زمین سب کیلئے ہے۔ سیکولر ہے۔ انسان نے اب فطرت پر بھی قبضہ بلکہ ناجائز قبضہ شروع کر دیا ہے۔ فطرت سیکولر ہے تو دین فطرت کیوں سیکولر نہیں۔ اسے بھی آلۂ کار بنالیا گیا ہے۔

نہرو کے بعد جب وزارت عظمٰی کی کشمکش کیلئے ایک سیاسی بحران سامنے آیا تو کچھ مسلمان لیڈروں کا نام بھی بحث میں پھدکتا رہا۔ خاص طور سے رفیع احمد قدوائی جو وزیر زراعت و خوراک تھے وہ اپنی محنت، خلوص، کارکردگی اور کامیابیوں کے طفیل تمام حلقوں میں مقبول تھے۔ مختلف معاملوں میں انہوں نے کئی کٹھن وقتوں کو آسان کر دکھایا تھا نہرو ان سے بہت متاثر تھا۔ سیاست میں عام دلچسپی رکھنے والے لوگ ہر قوم کے لوگ ان سے خوش تھے۔ ایک میگزین "مدر انڈیا" کے ایک ایڈیٹر بابو راؤ پٹیل نے بہت دلیرانہ اداریے لکھے تھے۔ اس نے اپنے ایک اداریئے میں لکھا کہ قدوائی صاحب میں بھارت کے وزیر اعظم ہونے کی ساری خوبیاں اور اہلیتیں ہیں۔ مگر ان میں ایک ڈس کوالیفکیشن (کمی) ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ صرف یہی کمی مولانا ابوالکلام آزاد میں تھی۔ ورنہ کیا کانگریس کا سربراہ ملک کا سربراہ نہ بن سکتا تھا۔ انہیں وزیر اعظم تو کجا صدر بھارت بھی نہ بنایا گیا جو ایک دکھاوے کا منصب ہے۔

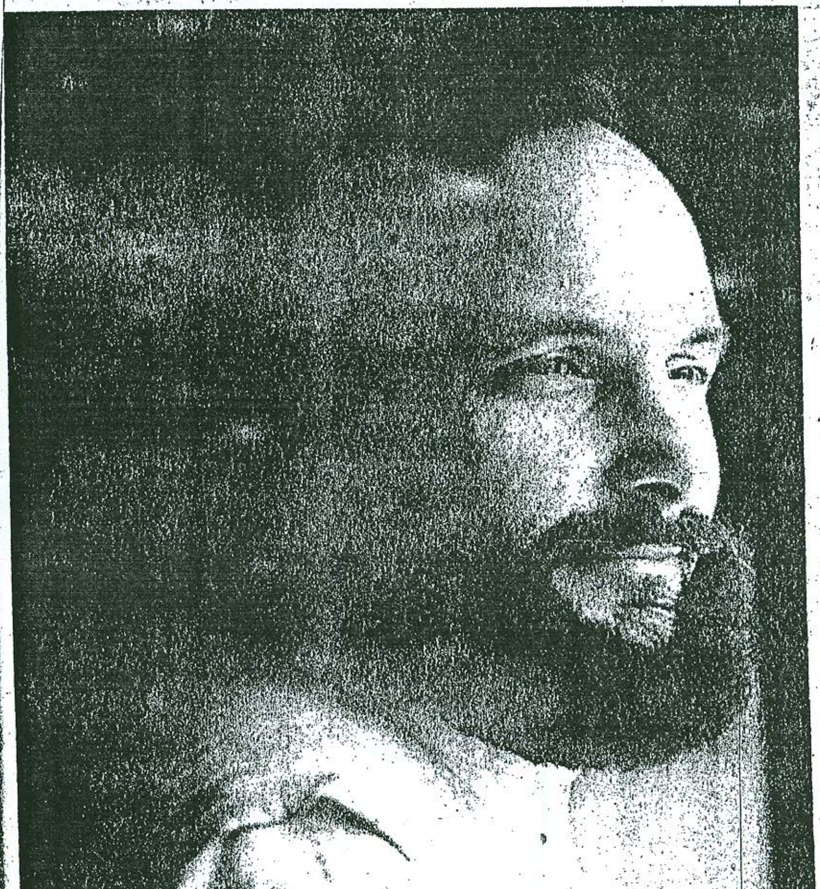

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس مسئلہ / ہتک آمیز عبارت برخلاف حضرت مُحَمَّد ﷺ

منجانب: ڈاکٹر محمد اجمل نیازی کالم نگار روزنامہ نوائے وقت لاہور "بعنوان "بے نیازیاں" (نجم سیٹھی اور خاتون صحافی آمنے سامنے) مورخہ 9 اپریل، 2013ء بروز منگل جس میں یہ لکھا ہے۔

"آدمی اپنی معاشرت اپنے کلچر اپنی روایات کے ساتھ جڑا رہ کر بھی نئے زمانے میں گذر بسر کر سکتا ہے میرے خیال میں محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بڑا سیکولر کون ہے"

س: کیا یہ عبارت / کہنا / تحریر کہ آپ مُحَمَّد ﷺ سے بڑا سیکولر کون ہے، توہین رسالتؐ کے زمرے میں نہیں آتا ہے اور قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی سزا کیا ہے؟

س: کیا ایسا شخص جو مذکورہ بالا تحریر لکھے، اور اُس پر یقین رکھے اس کے ایمان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

س: اور ایسے شخص کی معاونت کرنے، حمایت کرنے والوں کے بارے میں شرعی حکم سے آگاہ کریں۔

سائل: مظہر حسین اشرف

ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

B-10 منور چیمبرز، ا۔ مزنگ روڈ لاہور۔

موبائل 0300-8872941

09/4/13

الجواب باسم ملھم الصواب

اگر یہ تحریر واقعی ڈاکٹر اجمل نیازی کی ہے۔ کسی دشمن اسلام نے لکھ کر ان کی طرف منسوب نہیں کی تو ایسا ممکن ہونا عقل میں نہیں آتا کہ ایک مسلمان کہلانے والے کے قلم سے یہ الفاظ نکلیں۔ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے کچھ بھی علم ہوگا وہ ایسی باتوں کا خیال بھی نہیں لا سکتا۔ قرآن مجید کی بہت ساری آیات ہیں جن میں آپ کو ملت ابراھیمی پر قائم رہنے والا اور اللہ کی بندگی کرنے والا

بتایا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے۔ قرآنی آیات

(۱) قل انّنی ھدانی ربی الی صراط مستقیم ۔ دیناً قیماً ملة ابراھیم حنیفاً ج وما کان من المشرکین ۰

قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین ۰ لا شریک لہ وبذالک امرت وانا

اول المسلمین ۰ سورۃ الانعام ۔ آیۃ نمبر ۱۶۳ ۔ پ ۸

تو کہہ دے مجھ کو سجھائی میرے رب نے راہ سیدھی دین صحیح ملت ابراھیم کی جو ایک طرف کا تھا اور نہ تھا

شرک والوں میں۔ تو کہہ کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو

پالنے والا سارے جہان کا ہے کوئی نہیں اس کا شریک اور یہی مجھ کو حکم ہوا میں سب سے پہلے فرمانبردار

ہوں (ترجمہ از تفسیر عثمانی)

(۲) قل یا ایھا الناس ان کنتم فی شک من دینی فلا اعبد الذین تعبدون من دون اللہ ولکن اعبد

اللہ الذی یتوفکم وامرت ان اکون من المؤمنین ۰ وان اقم وجھک للدین حنیفاً ولا تکونن

من المشرکین ۔ سورۃ یونس ۔ آیۃ نمبر ۱۰۴ پ ۱۱

کہہ دے اے لوگو اگر تم شک میں ہو میرے دین سے تو میں عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت

کرتے ہو اللہ کے سوا اور لیکن میں عبادت کرتا ہوں اللہ کی جو کھینچ لیتا ہے تم کو۔ اور مجھ کو

حکم ہے کہ رہوں ایمان والوں میں اور یہ کہ سیدھا کر منہ اپنا دین پر حنیف ہو کر اور مت ہو

شرک والوں میں (ترجمہ از تفسیر عثمانی)

سورۃ الزمر۔ آیۃ نمبر ۱۲،۱۱ پ ۲۳

(۳) قل انی امرت ان اعبد اللہ مخلصا لہ الدین ۰ وامرت ان اکون اول المسلمین ۰

تو کہہ مجھ کو حکم ہے کہ بندگی کروں اللہ کی خالص کر کر اس کے لیے بندگی اور حکم ہے کہ میں ہوں سب

سے پہلے حکم بردار (ترجمہ از تفسیر عثمانی)

احادیث مبارکہ

(۱) عن طاؤس سمع ابن عباس رضی اللہ عنھما قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یتہجد

قال اللھم لک الحمد انت قیم السموات والارض (الی ان قال) انت الحق ووعدک الحق

ولقاءک حق وقولک حق والجنة حق والنار حق والنبیون حق محمد حق والساعة حق

اللھم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت

(رواہ البخاری: ج/۱: ص/۲۲۶: رحمانیہ)

طاؤس سے روایت ہے انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ ہر طرح کی حمد تیرے لیے ہے تو آسمان وزمین اور ان میں رہنے والی تمام مخلوق کا قیم ہیں (الی ان قال) تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور تیرا فرمان حق ہے جنت حق ہے دوزخ حق ہے انبیاء حق ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ میں تیرا ہی مطیع ہوں اور تجھی پر ایمان رکھتا ہوں تجھ ہی پر توکل کرتا ہوں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں تیرے عطا کئے ہوئے دلائل کے ذریعہ بحث کرتا ہوں اور تجھ ہی کو حکم بناتا ہوں۔ الخ:

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امرھم امرھم من الاعمال ما یطیقون (الی ان قال) ثم یقول ان اتقاکم واعلمکم باللہ انا (البخاری: ص۶۳/ج۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب کو حکم فرماتے تو ان اعمال کا حکم فرماتے جن کی وہ طاقت رکھتے (الی ان قال) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے کہ تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اللہ کو جاننے والا میں ہی ہوں۔

(۳) وعنہ (ای ابی امامۃ) رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض علی ربی لیجعل لی بطحاء مکۃ ذھبا فقلت لا یا رب ولکن اشبع یوما واجوع یوما فاذا جعت تضرعت الیک وذکرتک واذا شبعت حمدتک وشکرتک (مشکوۃ المصابیح: ج/۲: ص/۴۵۵: رحمانیہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے رب نے مجھ پر یہ بات پیش کی کہ میرے لیے اللہ مکہ کے پہاڑوں کو سونا بنا دے تو میں نے عرض کیا نہیں میرے رب لیکن میں چاہتا ہوں کہ ایک وقت سیر ہو کر کھاؤں تو دوسرے دن بھوکا رہوں۔ جب بھوک لگے تو آپ کی طرف عاجزی کروں اور آپ کو یاد کروں اور جب سیر ہوں تو آپکی تعریف کروں اور آپ کا شکریہ ادا کروں۔

TS0269

ان سارے حقائق کے باوجود جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ کہے کہ میرے خیال میں محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے بڑا سیکولر کون ہوگا (نعوذ باللہ من ذالک) تو یہ شخص توہین رسالت کا مرتکب ہے کیونکہ سیکولر کے معنی یہ ہے۔

Dictionary (Practical)- Secular:-(Sek'u-lar)

-① adj. not spiritual wordly- سیکولر: دنیوی، غیر مذہبی

②-n. a layman. دنیادار (Oxford dictionary)

Secular:- 1:- not concerned with spiritual or religious affairs of this world: secular education/art/music. 2: (of priests) not belonging to a community of monks: the secular clergy.

سیکولر سے مراد وہ معاملات ہیں جو روحانی نوعیت کے نہ ہوں۔ نبی تو اللہ تعالیٰ کا نمائندہ اور ترجمان ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ہے وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ یعنی نہیں بولتا اپنے نفس کی خواہش سے یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا جبکہ سیکولر کا مفہوم ہے مذہب سے آزاد اور دنیادار جیسا کہ انگریزی لغت میں اس کو بیان کیا گیا ہے

بنا بریں ایسے شخص کی سزا شریعت میں یہ مقرر ہے کہ اس کو بطور سزا قتل کیا جائے گا۔ اس کی توبہ قتل کے اسقاط میں مؤثر نہ ہوگی۔ اور یہ شخص اللہ کے ہاں مردود و ملعون ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قرآنی آیات:- (۱) ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعد لھم عذابا مھینا○ سورۃ الاحزاب: آیۃ نمبر ۵۷: پ ۲۲:

جو لوگ ستاتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو ان کو پھٹکارا اللہ نے دنیا میں اور آخرت میں اور رکھا ان کے واسطے ذلت کا عذاب (ترجمہ از تفسیر عثمانی)

(۲) یا ایھا الذین اٰمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا۔ سورۃ البقرہ: آیہ نمبر ۱۰۴: پ ۱،

اے ایمان والو تم نہ کہو راعنا اور کہو انظرنا (ترجمہ از معارف القرآن) ففی ھذہ الاٰیۃ دلیلان احدھما علی تجنب الالفاظ المحتملۃ التی فیھا التعریض للتنقیص والغض عن قدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (تفسیر منیر: ج/۱: ص/۲۸۱: رشیدیہ کوئٹہ) یعنی اس آیت میں دو دلیلیں ہیں ایک اس بات پر کہ ہر اس لفظ سے بچنا ضروری ہے جس میں کسی بھی حوالے سے آپ کی شان اقدس میں کمی کا شائبہ ہو۔

احادیث مبارکہ =(۱) حدثنی ابن عباس رضی اللہ عنھما ان اعمیٰ کانت لہ ام ولد تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

0270

وتقع فیہ فینهاها فلا تنتهی ویزجرها فلا تنزجر قال فلما کانت ذات لیلة جعلت تقع فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وتشتمہ فاخذ المغول فوضعہ فی بطنها واتکأ علیها فقتلها فوقع بین رجلیها طفل فلطخت ما هنالک
بالدم فلما اصبح ذکر ذالک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فجمع الناس فقال انشد اللہ رجلا فعل ما فعل لی علیہ
حق الا قام فقام الاعمی یتخطی الناس وہو یتزلزل حتی قعد بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
انا صاحبها کانت تشتمک وتقع فیک فانهاها فلا تنتهی وازجرها فلا تنزجر ولی منها ابنان مثل اللؤلؤتین
وکانت لی رفیقة فلما کانت البارحة جعلت تشتمک وتقع فیک فاخذت المغول فوضعتہ فی بطنها واتکأت
علیها حتی قتلتها فقال النبی علیہ السلام الا اشهدوا ان دمها هدر (ابوداود ج۲ ص۲۵۱، نسائی ج۲ ص۱۷۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا کی ام ولد باندی تھی جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں
دیتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتی تھی۔ یہ اس کو روکتا تھا مگر وہ رکتی نہ تھی یہ اسے ڈانٹتا
تھا مگر وہ مانتی نہ تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ جب ایک رات پھر وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنی اور گالیاں
دینی شروع کی تو اس نابینا نے ہتھیار لیا اور اس کے پیٹ میں رکھا اور وزن ڈال کر دبا دیا اور مار ڈالا۔ عورت
کے پاؤں کے درمیان بچہ نکل پڑا۔ جو کچھ وہاں تھا خون آلود ہو گیا جب صبح ہوئی تو یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے یہاں ذکر کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جمع کیا پھر فرمایا اس آدمی کو اللہ کی قسم دیتا ہوں
جس نے کیا جو کچھ کیا میرا اس پر حق ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے تو نابینا کھڑا ہو گیا لوگوں کو پھلانگتا ہوا اس حال
میں آگے بڑھا کہ وہ کانپ رہا تھا حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول
میں ہوں اسے مارنے والا یہ آپ کو گالیاں دیتی تھی اور گستاخیاں کرتی تھی میں اسے روکتا تھا وہ رکتی نہ تھی
میں ڈانٹتا تھا وہ باز نہ آتی تھی اور اس سے میرے دو بچے ہیں جو موتیوں کی طرح ہیں اور وہ مجھ پر مہربان بھی تھی
لیکن آج رات جب اس نے آپ کو گالیاں دینی اور برا بھلا کہنا شروع کیا تو میں نے خنجر لیا اس کے پیٹ پر رکھا
اور زور لگا کر اسے مار ڈالا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو گواہ رہو اس کا خون بے بدلہ (بے سزا)
ہے۔ (۲) عن علی رضی اللہ عنہ ان یہودیة کانت تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فخنقها رجل حتی ماتت
فابطل النبی صلی اللہ علیہ وسلم دمها (ابوداود ج۲ ص۲۵۱، مشکوٰۃ ج۲ ص۳۱۸ : رحمانیہ)

0271

ھو جو بلا اکراہ اپنے اختیار سے اس نے استعمال کی ھو اگر ایسا نہ ھو تو اس کا حکم پاگل سا ھوگا۔ خطابی کا قول ھے کہ میں ایسے شخص کو نہیں جانتا جس نے بدگو کے قتل کے واجب ھونے میں اختلاف کیا ھو۔ اور اگر یہ بدگوئی اللہ کی شان میں ھو تو ایسے شخص کی توبہ سے اس کا قتل معاف ھو جاوے گا۔

(۲) وفی المحیط من شتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واھانہ او عابہ فی امر دینہ او فی شخصہ او فی وصف من اوصاف ذاتہ سواء کان الشاتم مثلاً من امتہ او غیرھا وسواء کان من اھل الکتاب او غیرہ ذمیا کان او حربیا سواء کان الشتم او الاھانۃ او العیب صادراً عنہ عمداً او سھواً او غفلۃ او جداً او ھزلاً فقد کفر خلوداً بحیث ان تاب لم تقبل توبتہ ابداً لا عند اللہ ولا عند الناس وحکمہ فی الشریعۃ المطھرۃ عند المتأخرین المجتھدین اجماعاً وعند المتقدمین القتل قطعاً ولا یداھن السلطان ونائبہ فی حکم قتلہ (خلاصۃ الفتاوی: ج/۴: ص/۱۳۶/۱ رشیدیہ کوئٹہ)

محیط میں ھے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کو گالی دے آپ کی اھانت کرے۔ آپ کی دینی معاملات یا آپ کی شخصیت یا آپ کے اوصاف سے کسی وصف میں عیب جوئی کرے گالی دینے والا چاھے آپ کی امت میں سے ھو یا اھل کتاب میں سے ھو یا کسی اور فرقہ سے ذمی ھو یا حربی۔ یہ گالی اھانت عیب جوئی جان بوجھ کر ھو یا سھواً یا غفلت کی بنیاد پر ھو نیز سنجیدگی کے ساتھ ھو یا مزاق سے ھر صورت میں ھمیشہ کے لیے یہ شخص کافر ھوگا اس طرح کہ اگر توبہ کرے گا تو کبھی اس کا توبہ نہ عند اللہ مقبول ھے اور نہ ھی عند الناس۔ اور تمام متقدمین اور متاخرین مجتھدین کے نزدیک اس کی قطعی سزا قتل ھے حاکم اور اس کے نائب پر لازم ھے کہ وہ ایسے شخص کے بارے میں ذرا بھی نرمی سے کام نہ لے۔ (۳) ویستثنی منہ مسائل الاولی الردۃ بسبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی فتح القدیر کل من ابغض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقلبہ کان مرتداً فالساب بطریق الاولی ثم یقتل عندنا حداً فلا تقبل توبتہ فی اسقاط القتل قالوا ھذا مذھب اھل الکوفۃ ومالک ونقل عن ابی بکر الصدیق (الی ان قال) وعللہ البزازی بانہ حق تعلق بہ حق العبد فلا یسقط بالتوبۃ (الی ان قال) وصرح بان سب واحد من الانبیاء کذالک (البحر: ج/۵: ص/۲۱۱: رشیدیہ کوئٹہ) چند مسائل اس سے مستثنیٰ ھیں پہلا وہ ارتداد جو نبی علیہ السلام کو برا کہنے سے ھو۔ فتح القدیر میں ھے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قلباً بغض رکھے وہ مرتد ھے تو گالی دینے والا بدرجہ اولیٰ مرتد ھوگا پھر ھمارے نزدیک اس گالی کے جرم کی سزا میں اس کو قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ قتل کی معافی میں مؤثر نہ ھوگی۔ یہ اھل کوفہ اور امام مالک کا مذھب ھے یہی ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے

منقول ہے (الی ان قال) بزازی نے اسکی علت بیان کرتے ہوئے لکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا تعلق حقوق العباد سے ہے اور حق العبد توبہ سے ساقط نہیں ہوتا (الی ان قال) بزازی نے اسکی بھی تصریح کردی کہ انبیاء میں سے کسی کو بھی برا کہنے کا یہی حکم ہے۔ (۲) من آذی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطعن فی شخصہ او دینہ او نسبہ او صفۃ من صفاتہ او بوجہ من وجوہ الشین فیہ صراحۃ او کنایۃ او تعریضاً او اشارۃ کفر ولعنہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہ عذاب جہنم وھل یقبل توبتہ قال ابن الھمام) کل من ابغض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقلبہ کان مرتدا فالساب بطریق الاولی ویقتل حدا عندنا فلا تقبل توبتہ فی اسقاط القتل :

(تفسیر مظہری، ج/۷، ص/۲۸۲) جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی آپ کی شخصیت میں زبان درازی کی ہو یا آپ کے دین یا نسب یا آپ کی صفات میں سے کسی صفت میں یا کسی بھی طریقہ سے آپ کی شان میں گستاخی کی ہو یہ گستاخی صراحتاً ہو یا کنایۃ تعریضاً ہو یا اشارۃ بہرحال وہ کافر ہے اور اس پر دنیا وآخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور اس کے لیے جہنم کا عذاب اللہ نے تیار کیا ہے۔ کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ پس ابن ہمام کا قول ہے کہ جو شخص دل میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے نفرت رکھے تو وہ مرتد ہے تو آپکی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا بدرجہ اولی مرتد ہوگا۔ اسکی سزا یہ ہے کہ اسکو قتل کیا جائے گا۔ اسکی توبہ قتل کی معافی میں مؤثر نہ ہوگی۔ انتہی : اب سوالات کے نمبروار جوابات سنیں :

(۱) یہ شخص توہین رسالت کا مرتکب ہے (۲) حکومت وقت پر لازم ہے کہ ایسے ملعون کو قتل کردے۔ (۳) یہ شخص ملحد اور زندیق ہے اور اس کا نکاح بھی ٹوٹ گیا (۴) جو لوگ خاص کر اسی معاملہ میں اس ڈاکٹر اجمل نیازی کو حق پر سمجھتے ہوئے انکی حمایت و معاونت کرتے ہیں وہ بھی اسی کے حکم میں ہیں (واللہ الموفق)

کتبہ محمد صادق المتخصص، دار الافتاء جمیلی کرم آباد وحدت روڈ لاہور
۴ جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ م،
۱۵ اپریل ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
[illegible]

مدرسہ خدام اہل سنت تعلیم القرآن
مفتی
کرم آباد وحدت روڈ لاہور پاکستان

مدرسہ خدام اہل سنت تعلیم القرآن
دار الافتاء جمیلی
042-5864503
کرم آباد وحدت روڈ لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

سائل نے اپنے سوال میں کالم نگار ڈاکٹر محمد اجمل نیازی کی تحریرات کے متعلق تین امور نقل کئے ہیں:

۱۔کالم نگار نے (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، مسلمان اولیاء، صوفی شعراء اور مذہبی پیشواؤں کو ''سیکولر'' لکھا ہے۔

۲۔تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون کے خلاف احتجاجاً خودکشی کرنے والے بشپ جان جوزف کو شہید قرار ہے۔

۳۔اسی طرح کالم نگار نے تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو غیر ضروری قرار دیا ہے۔

ذیل میں ان تینوں امور کے متعلق شرعی حکم پیش خدمت ہے:

۱۔مستند ڈکشنریوں سے جو بات واضح ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ سیکولر کا معروف معنیٰ ''بے دینی، دینی احکام سے آزاد، غیر مذہبی'' ہے (ملاحظہ کیجئے آکسفورڈ انگلش اردو ڈکشنری صفحہ نمبر ۱۵۴۰، فاروقی لاء ڈکشنری صفحہ نمبر ۶۳۰، بلیکس لاء ڈکشنری صفحہ نمبر) البتہ بعض ڈکشنریوں میں لفظ ''سیکولر'' کے کچھ دوسرے معنیٰ بھی آئے ہیں مثلاً کسی عہد یا صدی میں ایک بار واقع ہونے والا، طویل عرصہ تک باقی رہنے والا وغیرہ لیکن یہ معانی غیر معروف ہیں اور کالم نگار کی یہ مراد بھی نہیں ہے، چونکہ سیکولر کا معروف معنیٰ ''بے دینی، دینی احکام سے آزاد، غیر مذہبی'' ہے اسلئے یہ لفظ معروف معنیٰ کے اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لکھنا بلاشبہ گستاخی ہے لیکن ایک جگہ کالم نگار ڈاکٹر اجمل نیازی نے خود اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اسکی مراد سیکولر سے لادینی نہیں ہے، ملاحظہ فرمائیے ذیل میں مذکور کالم نگار کی یہ عبارت:

''چونکہ سیکولر سے مراد لادینی نہیں لہذا کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے'' (مندر میں محراب صفحہ ۱۵۵)

کالم نگار کی مکمل تحریر پڑھنے سے جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ کالم نگار کے نزدیک سیکولر سے مراد وہ شخص ہے جو اسلامی معاشرے میں دیگر غیر مسلموں کو مذہبی آزادی دینے کا قائل ہو۔

واضح رہے کہ سیکولر کی یہ تشریح کالم نگار کی خودساختہ ہے، تلاش کے باوجود کسی معروف ڈکشنری میں اس کا یہ معنیٰ نہیں مل سکا لہذا کالم نگار پر لازم تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، مسلمان اولیاء، صوفی شعراء اور مذہبی پیشواؤں کو سیکولر لکھنے سے اجتناب کرتے، قرآن پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف الزام تراشی اور ایذاء سے بچانے کیلئے ذو معنی الفاظ کے استعمال سے بھی منع فرمایا ہے جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۰۴ میں ہے کہ:

(جاری ہے)

دار الافتاء

يا أيها الذين آمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللكافرين عذاب أليم

ترجمہ: اے ایمان والو! ''راعنا'' نہ کہا کرو بلکہ ''انظرنا'' کہواور توجہ سے بات کو سنو، کافروں کیلئے تو عذاب الیم ہے۔

حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

''مدینہ میں رہنے والے بعض یہودیوں کی شرارت یہ تھی کہ وہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تو آپ سے کہتے تھے ''راعنا'' عربی زبان میں اس کا معنیٰ یہ ہے کہ ہماری رعایت فرما'' اس لحاظ سے یہ لفظ ٹھیک تھا اور اس میں گستاخی کے کوئی معنی نہیں تھے، لیکن عبرانی زبان میں جو یہودیوں کی مذہبی زبان تھی، اس سے ملتا جلتا ایک لفظ بد دعا اور گالی کے طور پر استعمال ہوتا تھا نیز اگر اسی لفظ میں عین کو ذرا کھینچ کر بولا جائے تو وہ ''راعینا'' بن جاتا ہے جس کے معنیٰ ہیں ''ہمارے چرواہے!'' غرض یہودیوں کی اصل نیت اس لفظ کو خراب معنیٰ میں استعمال کرنے کی تھی لیکن چونکہ عربی میں بظاہر اس کا مطلب ٹھیک تھا اس لئے بعض مخلص مسلمانوں نے بھی یہ لفظ بولنا شروع کر دیا، یہودی اس بات سے بڑے خوش ہوتے اور اندر اندر مسلمانوں کو امذاق اڑاتے تھے، اس لئے آیت نے مسلمانوں کو اس شرارت پر متنبہ بھی کر دیا اور آئندہ اس لفاظ کے استعمال پر پابندی بھی اور یہ سبق بھی دیدیا کہ ایسے الفاظ کا استعمال مناسب نہیں جن میں کسی غلط مفہوم کا احتمال ہو یا ان سے کوئی غلط فہمی پیدا ہوسکتی ہو (آسان ترجمہ قرآن)

غور کیجئے کہ ایسا ذو معنی لفظ جسکا ایک معنی درست بھی ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسکے استعمال سے بھی منع فرمایا گیا ہے، تو ایسے الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہنا جسکا معروف معنی گستاخی کا ہی ہو کس طرح درست ہوسکتا ہے؟

چونکہ ''توہین رسالت'' انتہائی سنگین جرم ہے جس سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور تکفیر کے معاملے میں نہایت احتیاط لازم ہے اسلئے مذکورہ مضمون نگار کے بارے میں بھی اس سلسلے میں کفِ لسان کیا جائیگا کیونکہ انکے بقول اسکی مراد سیکولر سے لادینی نہیں ہے البتہ چونکہ ان کی بات کی تائید عرف اور لغت سے نہیں ہوتی ہے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسے الفاظ کہنا بہر حال سخت بے ادبی ہی سمجھا جائیگا لہذا کالم نگار پر لازم ہے کہ ایسے الفاظ کہنے سے اجتناب کرے، جو کچھ اس نے تحریر کیا ہے اس سے علی الاعلان برأت کا اظہار کرے، سچے دل سے اس پر توبہ واستغفار کرے اور آئندہ اس سے باز آئے اور گر اس کے باوجود وہ توبہ واستغفار نہیں کرتا اور اپنی ایسی تحریروں سے برأت کا اظہار نہیں کرتا تو ایسی صورت میں ملکی عدالت کے ذریعہ ایسے شخص کے خلاف مناسب قانونی چارہ جوئی کی جاسکتی ہے۔

﴿۱﴾: The standard English-Urdu Dictionary: Page No. 1091

Secular:

(جاری ہے)

۱۔صد سالہ،عمر بھر میں ایک دفعہ آنے والا،سو برس تک رہنے والا ۲۔صدیوں رہنے والا،غیر معین مدت تک رہنے والا،دوامی ۳۔دنیوی،غیر مذہبی،غیر دینی ۴۔متشکک،دینی صداقت میں شک کرنے والا یا دینی تعلیم کا مخالف ۵۔دنیادار پادری

﴿۲﴾فی المورد:۸۲۷

۱۔(الف) دنیوی (ب) غیر دینی (ج) مدنی ۲۔عالمی،غیر قانونی،غیر منتسب الیٰ رھبانیۃ ۳۔(الف) قرنی،حادث مرۃ کل قرن (ب) منتقل من جیل الی اجیل ۴۔کاھن عالمی،العامی واحد العامۃ الدنیویۃ: عدم المبالاۃ

Oxford English Urdu Dictionry Page No. 1540 : ﴿۳﴾

۱۔بطور صفت: دنیوی امور سے متعلق،روحانی،مذہبی،مقدس کی ضد۔ ۲۔(تعلیمات وغیرہ کیلئے) لادینی،غیر مذہبی۔ ۳۔کلیسا،خانقاہ سے بے تعلق،دینی احکام سے آزاد (پادری) ۴۔ کسی عہد یا صدی میں ایک بار واقع ہونے والا ۵۔طویل عرصہ تک باقی رہنے والا ۶۔بطور اسم: تکالیف شرعی سے آزاد پادری

فی فاروقی لاءڈکشنری:۶۳۰

Secular : دنیوی ،غیر دینی

Al Mughni Alakbar: Page No 1228﴿۴﴾

علمانی: لاینتمی لدین (او) کنیسۃ (او) سلطنۃ دینیۃ ۲۔دنیوی،غیر مقدس،غیر رھبانی،لادینیۃ ۔۔علمانیۃ (وھی عدم اعتبار الدین فی امور المعیشۃ)

Oxford Advanced Learner's Dictionary: Page No. 1155﴿۵﴾

1.Not connected with spritual or relligious Matter: Secular art of /education /Music 2 . Living among ordinary people rather than in a religious community

Blacks law Dictionary:﴿۶﴾

Secular. Not Spiritual, not ecclesiatical; relating to affiars of the present(temporal) world.

(جاری ہے)

۲۔ کالم نگار ڈاکٹر اجمل نیازی کا تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون کے خلاف احتجاجاً خودکشی کرنے والے بشپ جان جوزف کو ''شہید'' قرار دینا بھی کسی طرح درست نہیں کیونکہ شہید ایک شرعی اصطلاح ہے، شہید ہونے کیلئے مسلمان ہونا شرط ہے، جس میں یہ شرط نہ ہو وہ شہید نہیں ہوسکتا۔ نیز خودکشی خود شریعت میں حرام ہے لہذا خودکشی کرنے والے کسی عیسائی کو شہید قرار دینا بہت بڑی جسارت، شرعی اصطلاح کو مسخ کردینا اور بہت خطرناک بات ہے۔ کالم نگار پر لازم ہے کہ اپنی اس تحریر سے بھی علی الاعلان برأت کا اظہار کرے، اس پر توبہ واستغفار کرے اور آئندہ اس سے اجتناب کرے۔

فی حاشية بن عابدين:۲/۲۴۷

أما الكافر فليس بشهيد وإن قتل ظلما فلقريبه المسلم تغسيله كما مر وما فی ھ عن القهستانی غير طاهر۔

۳۔ جہاں تک تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو غیر ضروری قرار دینے کا تعلق ہے تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا سنگین جرم ہے اور سلب ایمان کے مترادف ہے اور کئی احادیث میں توہین رسالت کے مرتکب مجرم کو قتل کرنے کے واقعات وارد ہوئے ہیں لہذا توہین رسالت پر سزائے موت کا قانون شریعت کے خلاف نہیں ہے ،اسے غیر ضروری قرار دینا بھی بہت بڑی جسارت اور سراسر ناجائز ہے، جہاں تک اس قانون کے غلط استعمال کا تعلق ہے تو یہ احتمال ہر قانون میں ہوتا ہے، اسکے لئے جسطرح دیگر قوانین کو ختم نہیں کیا جاسکتا بلکہ غلط استعمال کو روکا جاتا ہے اسی طرح توہین رسالت کے جھوٹے مقدمات کی روک تھام کیلئے بھی مناسب لائحہ عمل اختیار کیا جاسکتا ہے لیکن اس بنیاد پر اس قانون کو غیر ضروری قرار دینا سراسر عقل ودانش اور شریعت کے خلاف ہے لہذا ڈاکٹر اجمل نیازی پر یہاں بھی لازم ہے کہ اپنی اس تحریر پر توبہ واستغفار کرے، اس تحریر سے برأت کا اظہار کرے اور آئندہ اس قسم کی تحریرات لکھنے سے اجتناب کرے جو مسلمانوں میں فتنہ وفساد کا ذریعہ بنتی ہوں اور لکھنے والے کا ایمان واسلام ان سے مشکوک ہوجاتا ہو۔

فی سنن ابی داؤد:۲/۲۵۱

عن عكرمة قال حدثنا ابن عباس أن أعمى كانت له أم ولد تشتم النبی صلی الله عليه وسلم وتقع فيه فينهاها فلا تنتهی ويزجرها فلا تنزجر قال فلما كانت ذات ليلة جعلت تقع فی النبی صلی الله عليه وسلم وتشتمه فأخذ المغول فوضعه فی بطنها واتكأ عليها فقتلها فوقع بين رجليها طفل فلطخت ما هناك بالدم فلما أصبح ذكر ذلك لرسول الله صلی الله عليه وسلم

(جاری ہے)

دار الافتاء

فجمع الناس فقال أنشد الله رجلا فعل ما فعل لی علیه حق إلا قام فقام الأعمی یتخطی الناس وهو یتزلزل حتی قعد بین یدی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله أنا صاحبها کانت تشتمك وتقع فیك فأنهاها فلا تنتهی وأزجرها فلا تنزجر ولی منها ابنان مثل اللؤلؤتین وکانت بی رفیقة فلما کان البارحة جعلت تشتمك وتقع فیك فأخذت المغول فوضعته فی بطنها واتکأت علیها حتی قتلتها فقال النبی صلی الله علیه وسلم ألا اشهدوا أن دمها هدر۔

فی سنن ابی داؤد:۲/۲۵۱

عن علی رضی الله عنه أن یهودیة کانت تشتم النبی صلی الله علیه وسلم وتقع فیه فخنقها رجل حتی ماتت فأبطل رسول الله صلی الله علیه وسلم دمها۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد ابراہیم

ابراہیم عیسیٰ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۶ رجب ۱۴۳۵ھ

۶ مئی ۲۰۱۴ء

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۶-۷-۱۴۳۵ھ

مفتی

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

۶-۷-۱۴۳۵ھ

مفتی

دارالافتاء

فتویٰ نمبر ۶۸/۱۶۲۰

مورخہ ۶-۷-۱۴۳۵

۶-۵-۲۰۱۴